تنقید و تبصرہ

ڈاکٹر ایم۔ ایس۔ ایچ معصومی

ترکانِ عثمانی { جلد اوّل - از ڈاکٹر محمد صابر - استاد تاریخِ اسلام و زبان ترکی - کراچی یونیورسٹی - اپریل ۶۷ء ، جاوید پریس - صفحات ۲۷۲ — قیمت دس روپے

ڈاکٹر محمد صابر، استاذ تاریخ اسلام و زبانِ ترکی، کراچی یونیورسٹی نے ترکانِ عثمانی جلد اول میں امیر عثمان غازی (۱۲۹۹ء) سے سلطان یلدرم بایزید خان (۱۴۰۲ء) تک کی تاریخ اردو زبان میں لکھی ہے، یہ کتاب اپنی نوعیت کی اولین تالیف ہے اس لئے کہ آج تک اردو زبان میں جتنی کتابیں آل عثمان ترکوں کی تاریخ میں لکھی گئی ہیں، وہ یا تو عربی کتابوں پر مبنی تھیں یا انگریزی یا فرنچ و جرمن کتابوں پر۔ ان زبانوں میں لکھنے والے اپنی اپنی روایات اور اپنے اپنے نقطۂ نگاہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے، ترکوں کی کہانی اپنی اپنی زبانی لکھتے گئے ہیں۔

ڈاکٹر صابر نے جہاں اپنی کتاب کے لئے عربی اور یورپین زبانوں کی کتابیں پڑھی ہیں، ان سے زیادہ انہوں نے خود ترکوں کی کتابوں کو اپنے لئے ماخذ بنایا ہے۔

فاضل مصنف کا دعویٰ ہے کہ مغربی مصنفین نے بے جا تنقید و غلط روی سے کام لیا ہے، اس لئے ان کی تالیفات گمراہ کن ہیں، عام طور پر جو کتابیں مضمون پر لکھی گئی ہیں

ہیں ان میں سنین کی غلطیاں، ناموں کی غلطیاں بے شمار ہیں، اس لئے حقیقی کاموں کے لئے ان پر بھروسہ کرنا کسی طرح مفید نہیں سمجھا جاسکتا۔

زیر تبصرہ کتاب کے مضامین قدیم ترکی مصنفین —— احمدی، شکر اللہ، عاشق پاشازادہ، حسن بن محمود بیاتلی کی تصانیف سے ماخوذ ہیں، ان مستند کتابوں کے علاوہ "ترکی اسلامی انسائکلو پیڈیا" سے جو حال میں مکمل شائع ہوئی ہے بہت سے بیش بہا معلومات لئے گئے ہیں۔ تاریخی واقعات کے لئے جدید ترکی مصنفین کی تحقیقات پر اعتماد کیا گیا ہے۔ یونانی اور ارمنی تصنیفات کے ترکی ترجموں سے بھی معلومات میں اضافہ کیا گیا ہے۔

چونکہ مؤلف زبانِ ترکی سے واقف ہیں، اور ترکی قوم کے سولہویں صدی مسیحی کے بڑے شاعر امیر علی شیر نوائی پر مقالہ لکھنے پر استنبول یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ ڈگری حاصل کر چکے ہیں اس لئے یہ لکھنے کی ضرورت نہیں کہ اس کتاب میں ترکی ناموں اور ان کے صحیح تلفظ کی صحت کا خیال رکھا گیا ہے، موصوف کی وہ تقریریں جو کراچی یونیورسٹی میں ترکوں کی تاریخ پڑھاتے کو تیاری کی گئی تھیں اس کتاب میں شامل کرلی گئی ہیں —— اس طرح یہ کتاب طلباء نیز اساتذہ کے لئے بے حد کارآمد و مفید سمجھی جائے گی۔

برصغیر ہند و پاک کو ترکوں سے ہمیشہ لگاؤ رہا ہے۔ جنگ عظیم اول سے پیشتر اور بعد میں بھی اس برصغیر کے مسلمانوں کو ترکی سے ہمدردی رہی ہے اور مغلوں کی برادری کے علاوہ اخوت اسلامی کا اثر جانبین پر نہایت گہرا ہے؛ ان تعلقات پر مستزاد آج حکومتِ پاکستان اور جمہوریہ ترکی کے دوستانہ روابط روزافزوں ہیں، بنا بریں ان کی تاریخ کا مطالعہ ہمارے لئے ناگزیر ہے، اور لائق مؤلف ہر طرح کی تہنیت و تحسین کے لائق ہیں کہ انہوں نے ملک کو قابل احترام ترک بھائیوں کی صحیح تاریخ سے روشناس کرنے کی کوشش کی ہے اور نہایت تحقیق و تدقیق سے کام لیا ہے۔ اس میں کتابت کی بعض غلطیاں پائی جاتی ہیں، امید ہے کہ دوسری طباعت میں دور کر دی جائیں گی۔